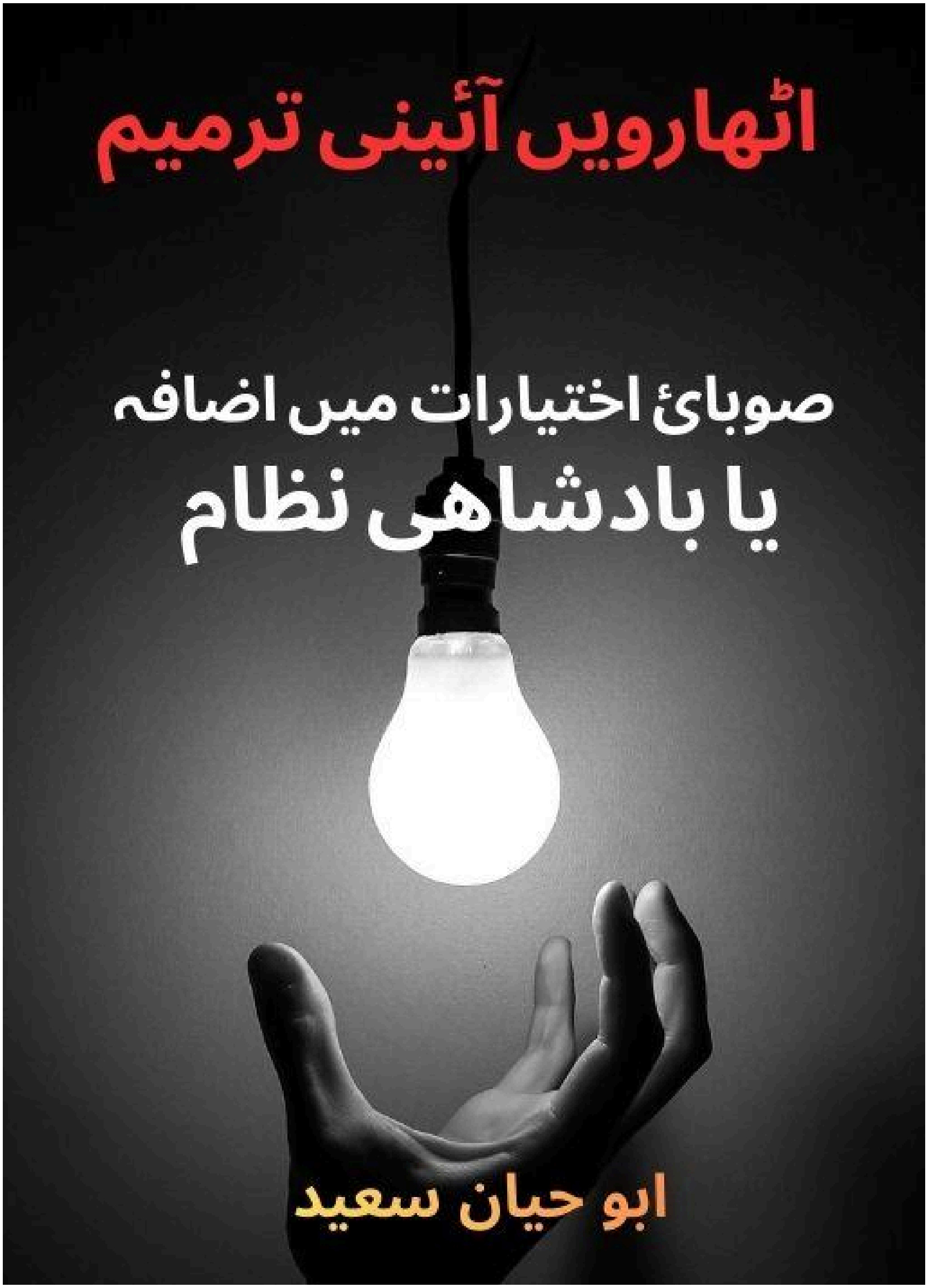

اٹھارویں آئینی ترمیم
صوبائ اختیارات میں اضافہ
یا بادشاھی نظام
ابو حیان سعید

اٹھارویں ترمیم ، صوبائی اختیارات میں اضافہ یا بادشاھی نظام ...

اٹھارویں آئینی ترمیم اور کراچی : وسائل، اختیارات اور شہری حقِ ملکیت

(آئینی، قانونی اور پالیسی تجزیہ)

ابو حیان سعید

یہ تحریر کسی سیاسی جماعت، لسانی شناخت یا انتظامی صوبائی تقسیم کے بیانیے کے لیے نہیں لکھی گئی، بلکہ آئینِ پاکستان میں درج اختیارات، ذمہ داریوں اور وسائل کی منصفانہ تقسیم کے اصولوں کی وضاحت کے لیے مرتب کی گئی ہے، خصوصاً کراچی کے تناظر میں۔

یہ دستاویز جذباتی بیانیے کے بجائے شواہد، محتاط اعداد (safe ranges)، اور بین الاقوامی گورننس اصولوں پر مبنی ہے۔

1: اٹھارویں آئینی ترمیم — پس منظر اور مقصد

اٹھارویں آئینی ترمیم 2010 میں قومی اتفاقِ رائے سے منظور ہوئی۔ اس ترمیم کا بنیادی مقصد اختیارات کی نچلی سطح تک منتقلی (Devolution of Power) تھا تاکہ عوامی خدمات بہتر، تیز اور جوابدہ بن سکیں۔

اہم نکات:

- وفاقی غیر ضروری مداخلت کا خاتمہ اور متعدد شعبوں کی صوبوں کو منتقلی
- NFC ایوارڈ کے ذریعے صوبوں کے مالی وسائل میں اضافہ
- آرٹیکل A-140 کے تحت لوکل گورنمنٹ کا آئینی تحفظ

2: آئینی تقاضا اور زمینی حقیقت

آرٹیکل A-140 صوبوں کو پابند کرتا ہے کہ وہ مقامی حکومتوں کو سیاسی، انتظامی اور مالی اختیارات منتقل کریں۔

کراچی میں عملی صورتحال:

- لوکل گورنمنٹ صوبائی گرانٹس پر انحصار کرتی رہی
- اہم شہری ادارے صوبائی کنٹرول میں رہے
- منتخب میئر کو محدود انتظامی اختیار ملا

نتیجتاً کراچی میں “Responsibility without Authority” کا ماڈل نافذ رہا، جو گورننس سسٹم میں ناکامی کا باعث بنا .

: NFC وسائل — مقدار اور محفوظ فریمینگ

دستیاب سرکاری بجٹ دستاویزات اور اقتصادی سرویز کے مطابق:

مالی سال 2011–12 سے 2024–25 کے درمیان سندھ کو تقریباً **18 تا 22 کھرب روپے** NFC کی مد میں موصول ہوئے۔

یہ تحریر کسی ایک حتمی عدد پر اصرار نہیں کرتی کیونکہ اصل مسئلہ رقم نہیں بلکہ **فنڈز کی نچلی سطح تک منتقلی کا نظام** ہے۔

4: آبادی اور کراچی

مختلف مردم شماریوں اور شہری مطالعات کے مطابق:

- کراچی سندھ کی مجموعی آبادی کا کم از کم **40–45**٪ نمائندہ شہر ہے
- شہری سندھ میں کراچی اکثریتی حصہ رکھتا ہے۔

5: کراچی کا متوقع مالی حصہ — اصل سوال

متعدد پالیسی ماڈلز کے مطابق کراچی کا مالی حصہ کئی کھرب روپے بنتا ہے، مگر اصل سوال یہ ہے کہ آیا کراچی کی منتخب شہری حکومت کو منصوبہ بندی اور خرچ کرنے کا اختیار ملا؟

جواب: شواہد کے مطابق، نہیں۔

6: شہری خدمات اور عملی نتائج

وسائل اور اختیار کی عدم مطابقت کے سبب کراچی میں:

- پانی اور سیوریج کا بحران
- کچرا اور صفائی کے نظام میں خلل
- پبلک ٹرانسپورٹ میں شدید کمی

یہ مسائل صرف انتظامی نہیں بلکہ **ادارہ جاتی ناکامی** کی علامت ہیں۔

7: انسانی ترقی (HDI) اور گورننس

UNDP کے مطابق سندھ کی انسانی ترقی کی کارکردگی دستیاب وسائل کے تناسب سے کمزور رہی۔

یہ اس بات کا ثبوت ہے کہ مسئلہ وسائل کی کمی نہیں بلکہ **گورننس ماڈل** ہے۔

8: پورے سندھ پر اثرات

کراچی کے ساتھ ساتھ اندرونِ سندھ کے شہر بھی ترقی سے محروم رہے:

- لاڑکانہ، سانگھڑ ، خیرپور، شکارپور ،سکھر، نوابشاہ، دادو، ٹھٹھہ ترقی کے مراکز نہ بن سکے

یہ ناکامی پورے صوبے کی ہے، نہ صرف ایک شہر کی۔

9: کوٹہ سسٹم — عارضی حل کا دائمی مسئلہ

کوٹہ سسٹم کو عارضی انتظام کے طور پر متعارف کرایا گیا تھا، مگر ترقی نہ ہونے کے باعث یہ مستقل بن گیا۔

یہ انتظام ترقی کا متبادل نہیں ہو سکتا۔

10: آئینی اور پالیسی سفارشات

1. بااختیار مقامی حکومتیں (میئر کو انتظامی و مالی اختیار)
2. فعال صوبائی فنانس کمیشن (شفاف اور فارمولہ بیسڈ تقسیم)
3. Outcome-based budgeting: تعلیم، صحت، پانی اور ٹرانسپورٹ کے لیے اہداف
4. آزاد آڈٹ اور شفافیت

یہ سفارشات آئین کے دائرے میں رہتے ہوئے قابلِ عمل ہیں۔

اختتامیہ :

بنیادی آئینی سوال :

کراچی کے تناظر میں اصل سوال یہ نہیں کہ صوبائی خودمختاری درست تھی یا نہیں، بلکہ یہ ہے کہ:

- کیا صوبائی خودمختاری کے بعد **اختیارات کو مزید نچلی سطح تک منتقل کیا گیا؟**

- کیا کراچی کے شہریوں کو اپنے وسائل پر فیصلہ سازی کا حق ملا؟

- اور کیا آئین کے تحت دی گئی ذمہ داریاں پوری کی گئیں؟

آگے کا آئینی راستہ

کراچی کی پائیدار ترقی کے لیے ضروری ہے کہ:

- آئین کے مطابق **مضبوط، خودمختار اور بااختیار شہری / ضلعی حکومت** قائم کی جائے.

- صوبائی فنانس کمیشن کو فعال بنا کر وسائل کی شفاف تقسیم یقینی بنائی جائے.

- شہری اور دیہی انفراسٹرکچر، صحت اور تعلیم کو ترجیحی بنیادوں پر فنڈنگ دی جائے.

- اور مالی و انتظامی فیصلوں میں **عوامی جوابدہی** کو مرکزی حیثیت حاصل ہو

یہ مسئلہ کسی ایک شہر کا نہیں بلکہ آئین کے اس وعدے کا امتحان ہے کہ ریاست اپنے شہریوں کو ان کے وسائل پر حقِ ملکیت دیتی ہے یا نہیں۔

کراچی اور سندھ کا مسئلہ وسائل کا نہیں بلکہ اختیارات، اداروں اور ترجیحات کا ہے۔ آئین نے راستہ دکھا دیا ہے، اب ضرورت نیت اور عملدرآمد کی ہے

بہ صورت دیگر آئینی متبادل موجود ہیں.